روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L [redacted]

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 11 جنوری 2003ء 7 ذیقعد 1423 ہجری 11 صلح 1382ہش جلد 53-88 نمبر 10

نیکی پر استقلال

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا:

اے عبداللہ فلاں شخص کی طرح نہ ہوجانا وہ پہلے رات کو تہجد پڑھا کرتا تھا لیکن اب اس نے چھوڑ دیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب مایکرہ من ترک قیام اللیل حدیث نمبر 1084)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

راہ سلوک میں مبارک قدم دوگروہ ہیں۔ایک دین العجائز والے جوموٹی موٹی باتوں پر قدم مارتے ہیں۔ مثلاً احکام شریعت کے پابند ہوگئے اور نجات پاگئے۔دوسرے وہ جنہوں نے آگے قدم مارا۔ہرگز نہ تھکے اور چلتے گئے حتیٰ کہ منزل مقصود تک پہنچ گئے' لیکن نامراد وہ فرقہ ہے کہ دین العجائز سے تو قدم آگے رکھا' لیکن منزل سلوک کو طے نہ کیا۔وہ ضرور دہریہ ہوجاتے ہیں۔جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے رہے چلہ کشیاں بھی کیں' لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا۔جیسے ایک شخص منصور مسیح نے بیان کیا کہ اس کی عیسائیت کا باعث یہی تھا کہ وہ مرشدوں کے پاس گیا' چلہ کشی کرتا رہا' لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا' تو بدظن ہوکر عیسائی ہوگیا۔

سو جو لوگ بے صبری کرتے ہیں' وہ شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے۔بوستان میں ایک عابد کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا تو ہاتف یہی آواز دیتا۔ کہ تو مردود مخذول ہے۔ایک دفعہ ایک مرید نے یہ آواز سن لی اور کہا کہ اب تو فیصلہ ہوگیا۔اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہوگا۔وہ بہت رویا اور کہا کہ میں اس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔اگر ملعون ہوں' تو ملعون ہی سہی۔غنیمت ہے کہ مجھ کو ملعون تو کہا جاتا ہے۔ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی کہ تو مقبول ہے۔سو یہ سب صدق وصبر کا نتیجہ تھا جو متقی میں ہونا شرط ہے۔

یہ جو فرمایا ہے کہ (-) ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پاویں گے۔اس کے معنی یہ ہیں کہ اس راہ میں پیمبر کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنا ہوگا۔ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں۔بلکہ جان دینے کے لئے تیار رہنا اس کا کام ہے۔سو متقی کی نشانی استقامت ہے۔جیسے کہ فرمایا (-) یعنی جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا۔مطلب یہ ہے کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچاننا اور کسی ابتلا اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرنا ہے۔ضرور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مورد مخاطبہ ومکالمہ الٰہی انبیاء کی طرح ہوگا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 15-16)

التواء کنونشن IAAAE

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس و انجینئرز (IAAAE) کا سالانہ کنونشن جو 12 جنوری 2003ء کو ہونا تھا موسم سرما کی شدت اور دھند کی وجہ سے فی الحال ملتوی کردیا گیا ہے۔

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

AACP کا چھٹا سالانہ کنونشن

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) اپنا چھٹا سالانہ کنونشن مورخہ 18-19 جنوری 2002 بروز ہفتہ واتوار منعقد کررہی ہے۔اس موقع پر ممبران کے لئے سافٹ ویئر ڈیویلپمنٹ کا مقابلہ' اہم موضوعات پر لیکچر اور ٹیوٹوریل کے علاوہ ایک انفارمیشن ٹیکنالوجی شو کا بھی اہتمام کیا جارہا ہے جس میں اس فیلڈ سے متعلقہ مختلف کمپنیز شرکت کریں گی۔کمپیوٹر سائنس یا انفارمیشن ٹیکنالوجی سے وابستہ احباب وخواتین اور طلبہ و طالبات اپنی مقامی مجلس یا مرکزی دفتر سے فارم حاصل کرکے ممبر بن سکتے ہیں۔مختلف مقامی مجالس کے رابطہ کی معلومات درج ذیل ہیں۔ جہاں مقامی مجالس قائم نہ ہوں وہاں کے رہائش پذیر مرکزی دفتر سے فارم یا دیگر معلومات منگوا سکتے ہیں۔

1- صدر مجلس ربوہ۔فون 04524-211617
aacprabwah@hotmail.com

2-صدر مجلس لاہور فون:0300-845548
umairahmad26@yahoo.com

3-صدر مجلس واہ کینٹ فون:0300-8552887
dr_waqar@hotmail.com

4-صدر مجلس اسلام آباد فون:0333-5170535
mazafar1@hotmail.com

5-صدر مجلس راولپنڈی فون:051-4453546
Saleemahmad59@hotmail:com

6-صدر مجلس کراچی فون:021-4821854
iamailk_1970@yahoo.com

مرکزی دفتر سے رابطہ کیلئے درج ذیل ایڈریس ہے۔
جنرل سیکرٹری 21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ
فون:213694
kaleemqureshi@hotmail.com

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1956ء ⑥

10 دسمبر چواین لائی وزیراعظم چین کو جماعت بھارت کی طرف سے لٹریچر کا تحفہ

16 دسمبر جماعت انڈونیشیا کی جکارتہ میں دعوت الی اللہ کانفرنس۔ حاضری 600 ۔

17 دسمبر حضرت مہر غلام حسن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1901ء)

21 تا 23 دسمبر سیرالیون کا آٹھواں سالانہ جلسہ۔

22 دسمبر ربوہ میں ٹیلی فون ایکسچینج کا قیام عمل میں آیا۔ اس نے اگلے سال کام شروع کیا۔

26,25 دسمبر جماعت نائیجیریا کی آٹھویں سالانہ کانفرنس 500 نمائندوں کی شرکت۔

26 دسمبر جماعت احمدیہ ٹبورا ٹانگانیکا کا جلسہ سالانہ۔

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ ربوہ۔ کل حاضری 60 ہزار کے قریب تھی۔ 27 دسمبر کو حضور نے نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر کے عنوان سے خطاب فرمایا۔

28 دسمبر جلسہ سالانہ پر حضور نے خلافت حقہ کے موضوع پر خطاب فرمایا اور انتخاب خلافت کا نظام مقرر کرتے ہوئے فرمایا:-

''میں ایسے شخص کو جسے خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو .... اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی''

نیز حضور نے 3 علماء کو خالد کا خطاب دیا۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس، حضرت مولانا ابوالعطا صاحب اور حضرت عبدالرحمان صاحب خادم گجراتی۔

28 دسمبر حضرت سردار شیر بہادر قیصرانی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

دسمبر وزیراعظم چین کو ڈھاکہ میں جماعت نے قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔

متفرق

— امسال تیونس، چیکوسلوویکیہ اور مراکش تک احمدیت کی آواز پہنچنے کے سامان پیدا ہوئے۔

— امسال بھارت میں 32 مربیان سلسلہ پیغام حق پہنچا رہے تھے۔

— ڈاکٹر عبدالسلام صاحب امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لندن میں پروفیسر مقرر ہوئے۔

— سپین مشن کے ذریعہ ڈومینکن ری پبلک، اگوائی کے طلبہ اور خواتین تک پیغام حق پہنچا۔ 10 افراد کا قبول احمدیت۔

— امریکہ میں ڈیٹرائٹ میں نیا مشن کھولا گیا۔ امسال امریکہ میں 30 افراد نے بیعت کی۔

— لوگنڈی زبان میں قرآن کے ایک پارہ کا ترجمہ شائع کیا گیا۔

— گولڈ کوسٹ کی لیجسلیٹو اسمبلی میں تین مقتدر احمدی بطور ممبر منتخب ہوئے۔

— عبدالسلام میڈسن کا قبول احمدیت جنہوں نے بعد میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔

— برما میں بیت الذکر اور مشن ہاؤس کی تعمیر ہوئی۔

— فلپائن میں احمدیہ مرکز کا قیام ہوا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 238)

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی مثالی اور خدا نما شخصیت

حضرت صاحبزادہ شہزادہ سید عبداللطیف جنہیں 14 جولائی 1903ء کو کابل میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا پڑا افغانستان میں ایک مثالی اور خدا نما شخصیت تھے۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کے درد ناک واقعہ شہادت کی تفصیلات نہایت درد والم میں ڈوبے ہوئے مگر عارفانہ انداز میں سپرد قلم فرمائی ہیں اور ابتدائیہ میں خلاصۃً بیان فرمایا ہے کہ:-

بلاشبہ اس طرح ان کا مرنا اور میری تصدیق میں نقد جان خدا تعالیٰ کے حوالہ کرنا یہ میری سچائی پر ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مگر ان کیلئے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ انسان شک وشبہ کی حالت میں کب چاہتا ہے کہ اپنی جان دیدے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو تباہی میں ڈالے۔ پھر عجب تو یہ کہ یہ بزرگ معمولی انسان نہیں تھا۔ بلکہ ریاست کابل میں کئی لاکھ کی ان کی اپنی جاگیر تھی اور انگریزی عملداری میں بھی بہت سی زمین تھی۔ اور طاقت علمی اس درجہ تک تھی کہ ریاست نے تمام مولویوں کا ان کو سردار قرار دیا تھا۔ وہ سب سے زیادہ عالم علم قرآن اور حدیث اور فقہ میں سمجھے جاتے تھے اور نئے امیر کی دستار بندی کی رسم بھی انہیں کے ہاتھ سے ہوتی تھی۔ اور اگر امیر فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ پڑھنے کے لئے بھی وہی مقرر تھے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں معتبر ذریعہ سے پہنچی ہیں۔ اور ان کی خاص زبان سے میں نے سنا تھا کہ ریاست کابل میں پچاس ہزار کے قریب ان کے معتقد اور ارادتمند ہیں جن میں سے بعض ارکان ریاست بھی تھے۔ غرض یہ بزرگ ملک کابل میں ایک فرد تھا۔ اور کیا علم کے لحاظ سے اور کیا تقویٰ کے لحاظ سے اور کیا جاہ اور مرتبہ کے لحاظ سے اور کیا خاندان کے لحاظ سے اس ملک میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ اور علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ اور اخوان زادہ اور شاہزادہ کے لقب سے اس ملک میں مشہور تھے۔ اور شہید مرحوم ایک بڑا کتب خانہ حدیث اور تفسیر اور فقہ اور تاریخ کا اپنے پاس رکھتے تھے۔ اور نئی کتابوں کے خریدنے کے لئے ہمیشہ حریص تھے۔ اور ہمیشہ درس تدریس کا شغل جاری تھا اور صدہا آدمی ان کی شاگردی کا فخر حاصل کر کے مولویت کا خطاب پاتے تھے۔ لیکن باایں ہمہ کمال یہ تھا کہ بے نفسی اور انکسار میں اس مرتبہ تک پہنچ گئے تھے کہ جب تک انسان فانی اللہ نہ ہو۔ یہ مرتبہ نہیں پا سکتا۔ ہر ایک شخص کسی قدر شہرت اور علم سے محجوب ہو جاتا ہے۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھنے لگتا ہے۔ اور وہی علم اور شہرت حق طلبی سے اس کو مانع ہو جاتی ہے۔ مگر یہ شخص ایسا بے نفس تھا کہ باوجودیکہ ایک مجموعہ فضائل کا جامع تھا۔ مگر تب بھی کسی حقیقت حقہ کے قبول کرنے سے اس کو اپنی علمی اور عملی اور خاندانی وجاہت مانع نہیں ہو سکتی تھی اور آخر سچائی پر اپنی جان قربان کی اور ہماری جماعت کے لئے ایک ایسا نمونہ چھوڑ گیا جس کی پابندی اصل منشاء خدا کا ہے......۔

اور اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس قسم کا ایمان حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہیں کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اس کا نام مومن نہیں۔''

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 44 تا 46)

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول
جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

(درثمین)

زاہد صادق کی پراسرار عبادت

فرمایا:-

''لکھا ہے کہ اگر کوئی عابد زاہد خدا کی عبادت میں مشغول ہو اور اس صدق اور جوش کا جو اس کے دل میں ہے انتہا کے نقطہ تک اظہار کر رہا ہو اور اتفاقاً کنڈی لگانی بھول گیا ہو تو کوئی اجنبی باہر سے آ کر اس کا دروازہ کھول دے تو اس کی حالت بالکل وہی ہوتی ہے جو ایک زانی کی عین زنا کے وقت پکڑا جانے سے کیونکہ اصل غرض تو دونوں کی ایک ہی ہے۔ یعنی اخفائے راز اگرچہ رنگ الگ الگ ہیں ایک نیکی کو اور دوسرا بدی کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے'' (الحکم 31 مارچ 1903ء صفحہ 8)

پبلشر آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

دعا گو، منکسر المزاج اور درویش صفت خادم سلسلہ

مکرم الحاج مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی

آپ کو بیرون ملک اسیر رہنے کا شرف بھی حاصل ہوا

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

خاکسار کے بڑے تایا جان مکرم الحاج مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ منکسر المزاج، سادہ لوح، دعا گو اور درویش صفت خادم سلسلہ تھے۔ آپ مورخہ 2 مارچ 2001ء کو نیویارک امریکہ میں وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ گزشتہ چند سالوں سے آپ ربوہ سے نیویارک منتقل ہو گئے تھے جہاں آپ کی اہلیہ او ر بیشتر اولاد رہائش پذیر ہے۔

خاندان میں احمدیت اور ابتدائی حالات

آپ 5/اکتوبر 1922ء کو مانگٹ اونچا تحصیل وضلع حافظ آباد (سابقہ گوجرانوالہ) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد الحاج میاں پیر محمد صاحب صوفی منش درویش بزرگ اور تجارت کے پیشہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ سالہا سال تک گاؤں کی بیت الذکر کے امام رہے اور آپ کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ بنت حضرت میاں فتح الدین گوندل صاحب ساکن پیر کوٹ ثانی رفیق حضرت مسیح موعود (مدفون قطعہ رفقاء بہشتی مقبرہ ربوہ) تھیں۔ آپ کی والدہ نے گاؤں کے سینکڑوں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ یوں آپ ایک نیک اور مذہبی احمدی گھرانے میں بڑھے پلے۔

خاندان میں احمدیت پیر کوٹ اور مانگٹ اونچے کے رفقاء کے ذریعہ آئی۔ مولوی محمد شریف صاحب کے تایا حضرت مولوی فضل الدین صاحب آف مانگٹ اونچا نے 1904ء میں بیعت کی اور آپ مربی سلسلہ کے طور پر یوپی اور حیدر آباد دکن میں بھی خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ کے حالات زندگی پر ایک مختصر کتابچہ مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف حیدر آباد نے شائع کیا تھا۔

خاکسار کے دادا اور الحاج مولوی محمد شریف صاحب کے والد الحاج میاں پیر محمد صاحب اپنے بھائی صاحب کے قبول احمدیت کے ساتھ ہی ایمان لے آئے لیکن بھائی کے انتظار اور دیگر وجوہ کی وجہ سے قادیان نہ جا سکے اور اس دوران حضرت مسیح موعود کی وفات ہوگئی۔ 1910ء میں آپ گاؤں سے پیدل قادیان کے لئے روانہ ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی دستی بیعت کی اور قادیان میں کبار رفقاء کی شاگردی اختیار کی اور پھر تعلیم وتربیت کا کام گاؤں آ کر ساری عمر بجا لاتے رہے۔ آپ 1989ء میں فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ آپ نے اپنی ساری اولاد کی تعلیم وتربیت کا خصوصی اہتمام کیا اور آج خدا کے فضل سے آپ کی اولاد در اولاد مختلف علوم وفنون میں اعلیٰ مقام پر اور خدمت دین بھی کر رہی ہے۔

قادیان میں تعلیم

الحاج مولوی محمد شریف صاحب نے ابتدائی تعلیم گاؤں اور حافظ آباد سے حاصل کی اور پھر پرائمری کے بعد مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہو گئے۔ آپ کے دوسرے بھائی مکرم چوہدری سلطان احمد طاہر صاحب آف کراچی اور خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی بھی قادیان میں تعلیم پاتے رہے۔ 1942ء میں الحاج مولوی صاحب نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا۔ جب تک وقف کی منظوری نہیں آئی جنگ عظیم دوم کے زمانہ میں فوج میں بھرتی ہو گئے۔ اور چار سال تک ملٹری میں ملازم رہے۔

وقف کی منظوری

1946ء میں آپ کا وقف منظور کر لیا گیا اور ہدایت ہوئی کہ ملٹری سے فارغ ہو کر دفتر تحریک جدید میں حاضری دیں۔ آپ نے درخواست دی کہ ملٹری سے فراغت کے لئے دفتر مدد کرے چنانچہ دفتری چٹھی سے فراغت منظور ہوئی۔ آپ کو تحریک جدید میں حاضری دینے کے بعد افریقہ میں مربی کے طور پر بھجوانے کے لئے تقرر ہوا۔ دریں اثنا برصغیر کی تقسیم ہوگئی اور ہجرت کے دور سے گزرنا پڑا۔ پاکستان میں جب دوبارہ تقرری ہوئی تو بیماری کی وجہ سے آپ نہ جا سکے اور آپ کو تحریک جدید کے دفاتر میں تعینات کر دیا گیا۔ پہلے وکالت دیوان پھر دفتر آڈیٹر اور پھر 1958ء سے مستقل طور پر اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ کے طور پر خدمات پر مامور کیا گیا اور یہاں سے ہی آپ ریٹائر ہوئے۔

شادی اور اولاد

حاجی محمد شریف صاحب کی شادی حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے لمبی زندگی کا اعجاز پانے والے رفیق حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے (مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) کی چھوٹی بیٹی مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ سے قادیان میں ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کی ہیں۔ خدا کے فضل سے آپ کی اولاد اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خدمت دینیہ کی توفیق پا رہی ہے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج برازیل ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے مکرم ڈاکٹر کریم احمد شریف صاحب نیویارک میں Ph.D کے بعد پوسٹ ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔ آپ کی اولاد امریکہ میں مقیم ہے۔ جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر لنگر خانہ میں آپ کے بیٹوں کو غیر معمولی خدمت کی توفیق آغاز لنگر امریکہ سے مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو اپنے بزرگوں کی نیک روایات کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسیری کی سعادت

آپ کو جنوری 1974ء میں فریضہ حج کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کے ساتھ آپ کی والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ (مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) بھی مقدس فریضہ کی بجا آوری کے لئے تشریف لے گئیں۔

خدا کے فضل سے کئی احمدیوں نے یہ فرض ادا کیا اور جملہ مناسک بجالائے۔ چنیوٹ کے ایک معروف معاند احمدیت کی رپورٹ پر آپ کو حراست میں لے لیا گیا اور آپ کو قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ آپ کی والدہ کو بھی شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور آپ موت وحیات کی کشمکش میں سے گزرے۔ اس دوران آپ عبادت الٰہی، تلاوت قرآن اور قصیدہ یا عین فیض اللّٰہ پڑھنے میں مصروف رہا کرتے۔ اور عدالت کے قاضی کو بڑے دلائل کے ساتھ جوابات دیتے۔ آپ نے یہ بھی درخواست عدالت میں کی کہ اگر مجھے سزائے موت دے دی گئی تو میری میت کو میرے وطن بھجوا دیا جائے۔

بیوی بچوں کے نام وصیت

آپ کو بحث ومباحثہ عدالت کے دوران یہ گمان ہو گیا تھا کہ عدالت آپ کو سزائے موت دے دے گی۔ اس کے بعد آپ نے اپنے بیوی بچوں کے نام ایک وصیت نامہ تحریر کیا جو اپنی والدہ محترمہ کو دے دیا۔ آپ نے تحریر کیا:-

''میرے متعلق میرے کمرے کے ایک غیر احمدی جو ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ حکومت کو رپورٹ کر دی کہ یہ احمدی ہے اور حکومت سعودی عرب نے مجھے رات عشاء کی نماز کے بعد قرآن مجید پڑھتے ہوئے پکڑ لیا۔ قرآن مجید مجھ سے چھین لیا۔ (میں قرآن مجید مسجد حرام میں مقام ابراہیم کے پاس بیٹھ کر پڑھ رہا تھا) مجھے حرم کی پولیس میں لے گئے۔ وہاں بیان لیا گیا۔ اور اس کے بعد مجھے جیل پہنچا دیا گیا۔ دوسرے دن والدہ صاحبہ بھی میرے ساتھ شامل ہو گئیں۔ ہمیں عدالت میں لے جایا گیا۔ بیان لیا گیا۔ اس کے بعد قاضی نے کہا کہ یا تو تم احمدیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو جاؤ ورنہ تمہاری سزا قتل ہے۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے بیان پر قائم ہوں۔ یہاں کا قانون بڑا سخت ہے میرا خیال یہی ہے کہ مجھے قتل کر دیا جائے گا۔ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

میری رفیقۂ حیات آپ میری تمام خطاؤں کو معاف کر دیں' میری موت پر ماتم نہ کریں۔ یہ میری آپ کو وصیت ہے۔ میری بیٹی کا نکاح کر دینا۔ میری تمام بیٹوں کو وصیت ہے کہ وہ تمام نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کیا کریں اور وہ احمدیت کے بہادر اور جانباز سپاہی بنیں اور احمدیت کی خاطر اپنی جان کی قربانی دینے سے ہرگز ہرگز گریز نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ وناصر ہو۔ تمام رشتہ داروں کو فرداً فرداً سلام پہنچا دیں۔ حضور کی خدمت میں بھی میرا سلام پہنچا دیں۔

والسلام محمد شریف

(بحوالہ عالمگیر برکات مامور زمانہ از مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب ص255)

آپ کی استقامت

عدالت میں پیشی کے دوران آپ کو موقع دیا گیا کہ آپ اپنے عقائد سے رجوع کریں تو آپ کو چھوڑ دیا جائے گا۔ لیکن آپ نے اپنے خدا سے کیا ہوا عہد نبھایا اور اپنے موقف پر قائم رہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف سخت دشنام دہی پر بھی اکسایا گیا اور آپ کے سامنے دشنام دہی کی بھی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر واستقامت کی توفیق بخشی۔

قید تنہائی

قید کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے مولوی شریف صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:-

"جب مجھے مکہ معظمہ کی جیل کے کمرہ میں تنہا بند کر دیا گیا۔ تو میں نے جیل کے کمرہ میں داخل ہوتے ہی جیل والوں سے قرآن مجید طلب کیا۔ چنانچہ مجھے قرآن مجید مہیا کر دیا گیا۔ میں جیل کے کمرہ میں اکیلا ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا میرا اور کوئی ساتھی نہ تھا۔ فرصت کے اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت کر کے اپنی گھبراہٹ دور کر لیتا تھا۔ جیل میں مجھے روزانہ تین وقت کھانا دیا جاتا تھا۔ مکہ معظمہ کی جیل میں خوراک اچھی ملتی رہی۔ میں نمازیں نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتا تھا۔ اور مجھے سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور احباب جماعت نیز اپنے لئے اور رشتہ داروں کے لئے خوب دعائیں کرنے کا موقعہ ملا۔

پورے ایک ماہ کے بعد مجھے مکہ معظمہ کی جیل سے رہا کر کے جدہ پہنچا دیا گیا۔ اور وہاں کی جیل میں انفرادی کمرے میں بند کر دیا گیا۔ یعنی میرے ساتھ کوئی اور قیدی نہیں تھا۔ وہاں بھی میں نے جاتے ہی قرآن مجید حاصل کر لیا۔ اور روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کر کے اپنا دل بہلاتا تھا جدہ کی جیل کا انتظام نہایت ناقص تھا۔ اور خوراک بھی نہایت ناقص تھی۔ زیادہ تر مسور کی دال کھانے کو دی جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے میرے ناک سے خون جاری ہو گیا۔

25 اپریل کو مجھے جیل سے جدہ کے تھانے میں لے جایا گیا۔ مجھے ہتھکڑی لگائی ہوئی تھی۔ تھانہ پہنچ کر میرے شناختی کارڈ کے چھ فارموں پر دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں کے نشان ثبت کئے گئے۔ اس کے بعد لکڑی کی ایک تختی پر میرا نام لکھ کر تختی میرے دونوں ہاتھوں میں پکڑا دی گئیں اور فوٹو لیا گیا۔

والدہ صاحبہ کو مکہ معظمہ کی عورتوں کی جیل میں رکھا گیا تھا۔ مجھے والدہ صاحبہ کے حالات کا کوئی علم نہیں تھا اور والدہ صاحبہ کو میرے متعلق کچھ علم نہ تھا۔ آخر 2 مئی کو قریباً ڈیڑھ ماہ کے بعد جدہ میں میری اور والدہ صاحبہ کی آپس میں ملاقات ہوئی تھی۔ اس دن مجھے اور والدہ صاحبہ کو جیل سے رہا کر کے مکہ معظمہ بھجوا دیا گیا کیونکہ ہمارے پاسپورٹ مکہ معظمہ میں تھے۔ جیل سے رہائی کے بعد ہمیں ایک شخص سے معلوم ہوا کہ آخری جہاز جدہ سے 13 مئی کو پاکستان جانے کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ (عالمگیر برکات مامور زمانہ ص 257)

وطن آمد

اپنی واپسی پاکستان کی روئیداد لکھتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:-

"جیل سے ہمیں سیدھا جدہ کی بندرگاہ سے پاکستان جانے کے لئے حکم ہوا۔ ہم نے کہا کہ ہمارا سامان جیل کے باہر پڑا ہے چنانچہ وہاں سے سامان لیا گیا اور ہمیں بندرگاہ پہنچایا گیا۔ وہ آخری جہاز تھا جو 14 مئی کو جدہ سے چلا اور اس جہاز میں ہم واپس پاکستان پہنچ گئے۔ ہمارا ترجمان بہت اچھا آدمی تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ مجھے آپ کے استقلال پر رشک آتا ہے۔ آپ نے دین کی خاطر قید ہو کر بزرگوں کی سنت تازہ کر دی ہے۔

اللہ کے فضل سے مجھے خدام الاحمدیہ کا عہد نبھانے کی توفیق ملی۔ وہ عہد یہ ہے کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔

میرا جو فوٹو لیا گیا تھا وہ ماہ اکتوبر کے رسالہ چٹان میں جس کے ایڈیٹر شورش کاشمیری تھے شائع کیا گیا۔ فوٹو میں حرم کے سپاہی نے میری ہتھکڑی پکڑی ہوئی ہے۔ فوٹو کے نیچے لکھا ہے 'جامعہ احمدیہ کا اکاؤنٹنٹ محمد شریف جنہیں مکہ مکرمہ کی عدالت نے کافر قرار دے کر جیل بھجوا دیا'۔" (الفضل انٹرنیشنل 26 اپریل 1996ء)

آپ کے اوصاف حمیدہ

حالت اسیری کی داستان پڑھنے کے بعد مولوی شریف صاحب کے اوصاف حمیدہ اور ایمانی قوت اور استقامت کا واضح اظہار ہوتا ہے کہ قید تنہائی اور وطن واہل وعیال سے دور کس طرح آپ کو اس جانکاہ قید سے گزرنا پڑا۔ آپ کی دعاؤں اور استقامت کے نتیجہ میں آپ کی رہائی ہوئی اور آپ اپنے اہل وعیال کے پاس پہنچے۔

آپ خدا کے فضل سے واقف زندگی تھے اور وقف کے عہد کو نبھانا جانتے تھے اس کا ایک موقع تو آپ کی زندگی میں اسیری کی حالت میں آیا اور پھر ساری زندگی اپنے عہد کو نبھاتے رہے اور اپنے کام کو خلوص دل اور محنت شاقہ کے ساتھ کرتے رہے۔

نماز باجماعت کا اہتمام

آپ کی نماز باجماعت کی عادت اور اس میں دوام آپ کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو تھا۔ یہ سلسلہ آپ کی زندگی کے آخری لمحات میں بھی جاری رہا۔ ربوہ میں ہم دیکھا کرتے تھے کہ انتہائی اہتمام کے ساتھ نمازوں پر بروقت پہنچا کرتے۔ اپنے اردگرد کی تمام بیوت الذکر کے اوقات معلوم تھے تا جس جگہ جانا ہو وہاں وقت نماز کا بھی علم ہو۔ کسی کے ہاں جاتے یا کسی تقریب میں شریک ہوتے۔ نماز کی ادائیگی کا ہر وقت فکر کے ساتھ اہتمام کرتے۔ سردیوں میں ہر نماز سے قبل پانی کو گرم کرنا اور پھر التزام اور انتظام کے ساتھ وضو کی تمام شرائط کے ساتھ وضو کرتے اور نماز پر تشریف لے جاتے۔

جب آپ نیویارک اپنے بچوں کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے نماز باجماعت کا اہتمام وہاں بھی جاری رکھا اور اپنے قریبی سنٹر میں جاتے اور اکثر نماز کی امامت بھی کرواتے اور یوں دنیا کے مصروف ترین شہر میں عبادت الٰہی کے اہتمام کو جاری رکھا اور اس میں کوئی ناغہ کا سوال نہیں ہو سکتا تھا۔ سفروں پر جاتے تو جس جگہ جانا ہوتا یا بیت الذکر کی تلاش ہوتی یا پھر گھر میں نماز باجماعت کا انتظام کرتے۔ یہ آپ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو ہے۔

صلہ رحمی

اپنے تمام قریب اور دور کے رشتہ داروں کے ساتھ میل ملاقات اور ان کی غمی خوشی میں شمولیت آپ کا ایک نمایاں خلق تھا۔ ربوہ میں رہنے والے عزیزوں کے ہاں آپ باقاعدگی کے ساتھ ملنے کے لئے جایا کرتے تھے اور تمام رشتہ داروں کے حالات سے واقف رہتے تھے۔ آپ کی وجہ سے تمام عزیزوں کی خبریں بھی ایک دوسرے کو مل جایا کرتیں اور ان کی خیریت کا سب کو علم ہو جاتا۔ ربوہ کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک آپ سائیکل پر رواں رہتے ہوئے اپنے عزیزوں اور جاننے والوں سے ملاقات رکھتے۔ امریکہ جانے کے بعد بھی یہ سلسلہ وہاں کے عزیزوں اور اقرباء سے میل ملاقات کے ذریعہ آپ نے قائم رکھا۔ کسی عزیز کے ہاں غمی یا خوشی کے موقع پر بُعد مکانی کی وجہ سے آپ شرکت نہ کر پاتے تو خط کے ذریعہ آپ اس موقع پر شامل ہو جاتے۔

بچوں کے ساتھ انتہائی مشفقانہ سلوک فرمایا کرتے تھے۔ اور ڈانٹ ڈپٹ کے قائل نہ تھے۔ بلکہ پیار کے ساتھ سمجھایا کرتے۔ بچوں کے ساتھ گھل مل جانا اور ان کو دینی تعلیم سے آراستہ کرتے۔ نیویارک قیام کے دوران آپ نے یہ سلسلہ جاری رکھا اور بچوں کو دینی تعلیم دینے کا فریضہ ادا کیا۔

سادگی اور قناعت

آپ کی طبیعت میں سادہ مزاج اور قناعت دونوں پہلو اجاگر تھے۔ بحیثیت واقف زندگی آپ نے عمر گزاری اور مختصر گزارہ الاؤنس میں بیشتر عمر گزری۔ کسی قسم کی نمود ونمائش اور تکلف کا شائبہ بھی نہ پایا جاتا تھا۔ جو مل جاتا اس پر شکر کرتے اور نہ ملنے کی حسرت یا خواہش دل میں پیدا نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کی اولاد کو دنیاوی آسائشوں سے بھی نوازا ہے اور وہ خوشحال زندگی گزار رہے ہیں۔

مسواک اور سیر کی عادت

آپ مسواک کا استعمال باقاعدگی سے اہتمام کے ساتھ کرتے۔ آپ نے ربوہ میں تازہ مسواک حاصل کرنے کے لئے ایک ہتھیار بنایا ہوا تھا جسے عرف عام میں "ٹانگا" کہتے ہیں۔ روزانہ کیکر، نیم یا ٹاہلی کی مسواک حاصل کرتے تھے۔ اس عادت کے نتیجہ میں آپ کے دانت خدا کے فضل سے انتہائی مضبوط تھے۔ اور سخت سے سخت ماکولات بھی آپ توڑ لیا کرتے تھے۔ دانتوں کی یہ مضبوطی آخری وقت تک برقرار رہی۔

روزانہ سیر کی عادت تھی اور قیام امریکہ کے دوران یہ عادت مزید بڑھ گئی۔ ربوہ کے بعد نیویارک ایک بالکل نئی دنیا تھی۔ آپ روزانہ کئی میل پیدل چلا کرتے اور نیویارک کا شاید ہی کوئی علاقہ ہوگا جس کو آپ نے سیر کے ذریعہ نہ دیکھا ہو۔ سیروا فی الارض کے حکم پر خوب عمل کیا اور جہاں آپ اپنے جسم کو چست و توانا رکھتے وہاں معلومات عامہ میں بھی اضافہ کرتے۔ اور اپنے سیر اور معلومات کے تجربات دوسروں تک بھی پہنچاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آپ کی نیک یادوں اور اعلیٰ اقدار کی حفاظت اور انہیں آپ کی اولاد در اولاد کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ جماعت کو نیک اور درویش صفت بزرگ عطا کرتا چلا جائے۔ آمین۔

آپ کی وفات پر آپ کے بیٹے ڈاکٹر کریم احمد شریف صاحب آف نیویارک نے ایک نظم لکھی جس کے اشعار پیش ہیں:-

واقف زندگی والد کے لئے ایک نظم

پیڑ کا سایہ بھی سنتے ہیں گھنا ہوتا ہے
باپ کا سایہ مگر اس سے سوا ہوتا ہے

وہ مناجات شب و روز تو اب ختم ہوئیں
جن کے ہونے سے دفع شر بلا ہوتا ہے

آج وہ شفقتیں وہ پیار وہ جنت ہے کہاں
یہ ملیں جس کو اسی کا تو خدا ہوتا ہے

زندگی وقف رہی دین محمدؐ کے لئے
اور سکھلایا عبادت میں مزا ہوتا ہے

راہ مولیٰ میں سہی قید بہ ارض کعبہ
سب کو دکھلایا کہ حق یوں بھی ادا ہوتا ہے

موت سے ڈرنا ہے کیا حکم الٰہی مانو
جان سے بڑھ کے بھی ایمان بڑا ہوتا ہے

اپنی خاموش طریقت سے سکھایا مجھ کو
"جس کا کوئی بھی نہیں اس کا خدا ہوتا ہے"

تیرا محبوب تھا بندہ سو تجھی کو سونپا
حق کہاں ہم سے امانت کا ادا ہوتا ہے

ڈاکٹر کریم احمد شریف

لمبا قیام

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز (تہجد) پڑھی حضور ﷺ نے قیام کیا اور بہت لمبا قیام کیا اتنا لمبا قیام کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کر لیا۔ ہم (صحابہؓ) نے کہا کہ آپ نے کس بات کا ارادہ کیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ارادہ کیا کہ (نماز چھوڑ کر) بیٹھ جاؤں اور حضور ﷺ کو (اکیلے) نماز پڑھتا چھوڑ دوں۔

(بخاری کتاب التھجد باب طول القیام فی صلوۃ اللیل)

انگلستان کے متعلق بعض اہم معلومات اور تاریخی حقائق

1984ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے قیام کی وجہ سے انگلستان کو جماعتی تاریخ میں نمایاں مقام حاصل ہو گیا ہے

فخر الحق شمس صاحب

انگلستان برطانیہ کا اہم اور سب سے بڑا ملک ہے اس کے مغرب میں ویلز اور شمال میں سکاٹ لینڈ واقع ہے۔ 1974ء میں لوکل گورنمنٹ کی ریفارمز کے مطابق انگلستان کو 39 چھوٹی اور 6 بڑی کاؤنٹیز اور لنڈن شہر میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ پھر کاؤنٹیز کو مزید 330 اضلاع میں اور ان اضلاع کو 10 ہزار علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ انگلستان میں لنکا شائر اور یارک شائر کے صنعتی مرکزوں اور بحری درآمد اور برآمد کے علاوہ دارالحکومت لنڈن، مانچسٹر، لیورپول، لیڈز، شفیلڈ، برمنگھم، برسٹل، بریڈفورڈ اور ہل (Hull) جیسے ممتاز شہروں کی مصنوعات شامل ہیں۔

انگلستان ایک محدود اختیارات کے تاجدار کے ماتحت ویلز، سکاٹ لینڈ اور شمالی آئرلینڈ سے متحد ہے۔ اور یہ متحدہ ملک ''دولت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و شمالی آئرلینڈ'' کہلاتا ہے۔ یہ اتحاد 1707ء میں عمل میں آیا وضع قوانین اور حقیقی بالادستی کے اختیارات پارلیمنٹ کو حاصل ہیں۔ انتظامی اختیارات اگرچہ نام کے تاجدار کے پاس ہیں مگر حقیقی اختیارات ایک کابینہ کو حاصل ہیں جو پارلیمنٹ کو جوابدہ ہے۔ کلیسائے انگلستان حکومت کا تسلیم کردہ کلیسا ہے۔

اینگلو سیکسن

(Anglo Saxons)

برطانیہ میں رومی تسلط کے اختتام پر جرمانی زبان بولنے والے قبیلے آ کر آباد ہو گئے۔ اینگل پانچویں صدی کے آخر پر شلس وگ (جرمنی) سے آئے اور مشرق اینگلیا، مرسیا اور نارتھمبریا کی سلطنتوں کے لئے بنیادیں استوار کیں۔ سیکسن بھی اسی زمانے میں برطانیہ میں آباد ہوئے۔ ان کی آبادیاں بڑھتے بڑھتے سسکس (Sussex) ویسکس (Wessex) اور ایسکس (Essex) کی سلطنتیں بن گئیں۔ انگلستان کے غیر برطانوی آباد کاروں کے لئے اصطلاح ''اینگلو سیکسن'' کا استعمال 16ویں صدی میں شروع ہوا۔ اب یہ اصطلاح زیادہ وسیع معنوں میں جزائر برطانیہ کی تمام قوموں یا ان کی نسلوں کے لئے جن میں اہل ڈنمارک اور نارمن بھی شامل ہیں استعمال ہوتی ہے۔

رقبہ و آبادی

انگلستان کا کل رقبہ ایک لاکھ 30 ہزار 423 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔

آبادی

1995ء کے اعداد و شمار کے مطابق انگلستان کی آبادی 4 کروڑ 89 لاکھ 3 ہزار ہے۔ اس طرح ایک مربع کلومیٹر کے علاقے میں 374 افراد پائے جاتے ہیں۔ اس طرح یہ دنیا کے چند زیادہ آبادی والے علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ 80 فیصد سے زیادہ آبادی شہری علاقوں میں مقیم ہے۔

جنگلات

ماضی میں انگلستان میں بہت زیادہ جنگلات پائے جاتے تھے۔ زراعت، صنعت اور رہائش کی وجہ سے جنگلات ختم کر دیئے گئے اور اب انگلستان میں جنگلات صرف 7 فیصد تک رہ گئے ہیں۔ اس طرح یورپ میں 25 فیصد جنگلات کی اوسط یہاں بہت کم رہ گئی ہے۔ انگلستان بہت سے شہری علاقوں پر مشتمل ملک ہے۔ یہاں کا موسم معتدل ہے۔

اونچی چوٹی

انگلستان کی سب سے اونچی چوٹی کمبرا میں واقع ہے جس کا نام سکیفل پائیک (Scafell Pike) ہے۔ یہ سطح سمندر سے 3 ہزار 210 فٹ بلند ہے۔ اس پہاڑی چوٹی کا منظر برطانیہ کے بعض خوبصورت و حسین مناظر میں شمار ہوتا ہے۔

انگریزی زبان

انگلستان میں بولی جانے والی زبان انگریزی دنیا کی بڑی زبانوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ زبان برطانیہ کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کے بیشتر علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ دنیا کی واحد زبان ہے جو دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ ثانوی زبان کی حیثیت سے بھی اس کا استعمال بہت کثرت سے ہو رہا ہے۔ موجودہ انگریزی برطانیہ پر پانچویں صدی کے حملہ آوروں کی زبان ہی کے سلسلے کی ایک ترقی یافتہ صورت ہے۔ جدید انگریزی کی نشوونما لنڈن کی ایک مقامی بولی سے ہوئی۔ اس زبان کی ترقی فرانسیسی دور اقتدار میں بھی نہ رکی۔ انگریزی کا ذخیرہ الفاظ قدیم ترین انگریزی زبان کے الفاظ کے علاوہ ان الفاظ پر بھی مشتمل ہے جو لاطینی مسیحیت اور سکینڈے نیوین آباد کاروں کی زبان اور نارمن عہد کی فرانسیسی اور کلاسیکی زبانوں سے ماخوذ ہیں۔

نظام تعلیم

انگلستان کا نظام تعلیم بہت جدید اور اعلیٰ پیمانے کا ہے انگلستان اور ویلز میں 5 سے 16 سال تک کے بچوں کے لئے تعلیم لازمی ہے۔ 90 فیصد سے زائد سکول عوامی فنڈز کی بناء پر چل رہے ہیں۔ 1990ء کے اعداد و شمار کے مطابق 18 ہزار 840 پرائمری سکولز، ایک ہزار 650 مڈل سکولز اور 3 ہزار 190 سیکنڈری سکولز موجود ہیں۔ جن میں 80 لاکھ سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پرائمری سکول سے سیکنڈری سکول میں جانے کی عمر 11 سال، مڈل میں 10 سے 14 سال اور سینئر سکول میں جانے کی عمر 14 سے 18 سال تک ہے۔ جسمانی اور ذہنی امراض میں مبتلا بچوں کے لئے خصوصی تعلیم دی جاتی ہے۔ انگلستان میں ڈیڑھ ہزار سے زائد سپیشل سکول قائم ہیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے 137 ادارے قائم ہیں جن میں 70 یونیورسٹیاں ہیں۔ آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیاں سب سے پرانی اور نامور ہیں۔

انگلستان کے معروف شہر

انگلستان کے درج ذیل مشہور شہر ہیں۔

لنڈن

لنڈن انگلستان کا دارالحکومت اور برطانیہ کا بڑا شہر ہے۔ یہ عظیم تاریخی شہر ٹیمز کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ یہاں کے انتظامی ضلع میں 28 شہری حلقے شامل ہیں۔ جس کا الگ میئر ہے۔ جو لنڈن کونسل کے آگے جوابدہ ہے۔ لنڈن میں موجودہ طرز کی بلدیاتی حکومت کا آغاز 12ویں صدی میں ہوا۔ لنڈن کا قلعہ (ٹاور) ولیم اول نے تعمیر کرایا تھا۔ 1665ء میں ہونے والی طاعون میں 75 ہزار سے زائد اموات ہوئیں۔ اور 1666ء کو عظیم آتشزدگی میں شہر کا بیشتر حصہ تباہ ہو گیا۔ پھر کرسٹوفرن نے دوبارہ تعمیر کیا۔ 1995ء کے اعداد و شمار کے مطابق اس کی آبادی 70 لاکھ 7 ہزار 100 ہے۔

حضرت مصلح موعود کے دور مبارک میں تعمیر ہونے والی بیت الفضل بھی اسی شہر میں ہے۔ جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ 18 سال سے مقیم ہیں۔ اس طرح لنڈن شہر کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اہم اور غیر معمولی مقام حاصل ہو گیا ہے۔ کیونکہ خلیفۃ المسیح کے قدموں نے اس شہر کی مٹی کو عزت بخشی ہے۔

یورپ کی سب سے بڑی بیت الذکر بیت الفتوح بھی لنڈن میں زیر تکمیل ہے۔

برمنگھم

برمنگھم یہ انگلستان کا دوسرا بڑا شہر اور عظیم صنعتی مرکز ہے۔ اس شہر کے نزدیک ہی لوہا اور کوئلہ پایا جاتا ہے اور یہ معدنی صنعت کے لئے مشہور ہے۔ پیتل اور کانسی کے بیشتر برطانوی سکے یہیں ڈھلتے ہیں۔ برمنگھم یونیورسٹی کا قیام 1900ء میں ہوا۔ 1995ء کے اعداد و شمار کے مطابق برمنگھم کی آبادی 10 لاکھ 17 ہزار (1017000) ہے۔

مانچسٹر

انگلستان کا یہ معروف شہر دریائے ارول (Irwell) کے کنارے واقع ہے۔ انگلستان کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ یہ لنڈن کے شمال مغرب میں 158 میل اور لورپول کے مشرق میں 31 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں انجینئرنگ اور کیمیائی اشیاء بنانے کی صنعتیں ہیں۔ ربڑ، کاغذ اور آٹا پیسنے کے کارخانے ہیں۔ یہاں ایک عمدہ بندرگاہ بھی ہے یہ انگلستان کا مالیاتی، بنکاری اور بیمہ کا مرکز ہے۔ یہاں پر ٹاؤن ہال، رے لینڈ، لائبریری، فری ٹریڈ ہال، رائل ایکسچینج کی عمارات دیدنی ہیں۔ شہر میں متعدد یونیورسٹیاں اور تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ 1830ء میں لیورپول اور مانچسٹر ریلوے کا افتتاح ہوا۔ 1838ء میں اسے شہر کا درجہ دے دیا گیا 1889ء میں کاؤنٹی کا صدر مقام قرار پایا۔ جولائی 1981ء میں یہاں نسلی فسادات ہوئے جن میں [illegible] افراد ہلاک ہو گئے۔ اس شہر کی آبادی 4 لاکھ [illegible] (432000) سے تجاوز کرتی ہے۔ یہ شہر کاٹن اور فائبر ٹیکسٹائل انڈسٹریز کے حوالے سے دنیا بھر میں امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔

پاک و ہند کے لوگوں کی ایک کثیر آبادی اس شہر میں آباد ہے۔ جماعت احمدیہ کا بھی مشن ہاؤس موجود ہے۔

لیورپول (liverpool)

یہ شہر انگلستان کی معروف بندرگاہ جو مغربی برطانیہ کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے دنیا کے بڑے تجارتی مراکز میں سے ایک ہے یورپ میں کپاس کی اہم منڈی لیورپول ہی ہے۔ یہ شہر بذریعہ سرنگ برکن ہڈ سے مربوط ہے۔ لیورپول یونیورسٹی 1903ء میں بنائی گئی۔ یہاں کی عظیم بندرگاہ کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہے جو اسی مقصد کے لئے 1858ء میں قائم کیا گیا۔ سینٹ جارج ہال، ٹاؤن ہال، دی واکر آرٹ گیلری اور لیورپول یونیورسٹی کی عمارات دیدہ زیب ہیں۔ اس شہر کی آبادی 4 لاکھ 70 ہزار (470000) سے زائد ہے۔

برسٹل (Bristol)

انگلستان کا کاؤنٹی کہلاتا ہے۔ دریائے ایون پر سیورن کے پاس واقع ہے۔ انگلستان کی ایک بڑی اور عالمی بندرگاہ ہے۔ یہاں سے شمالی امریکہ اور آئرلینڈ کے ساتھ وسیع پیمانے پر تجارت ہوتی ہے۔ یہاں ہر قسم کی بڑی چھوٹی صنعتیں موجود ہیں۔ 1910ء سے طیارہ سازی کی صنعت کا آغاز ہوا۔ یہاں کی آبادی 5 لاکھ سے زائد ہے۔

کیمبرج یونیورسٹی

یہ انگلستان کے شہر کیمبرج میں واقع ہے۔ اس کا بھی قدیم یونیورسٹیوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی ابتداء 12ویں صدی میں ہوئی۔ 13ویں صدی کے آخر تک اس کی اقامت گاہیں یا کالج قائم ہو چکے تھے۔ اس یونیورسٹی کے 19 سے زائد شعبہ جات ہیں۔ جیمز ایڈوک نے یہاں کی مشہور کیونڈش تجربہ گاہ میں نیوٹران دریافت کیا تھا۔ اس کا کتب خانہ، عجائب گھر اور نباتاتی باغات قابل ذکر ہیں۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس 16ھویں صدی سے قائم ہے۔ اس یونیورسٹی کی ڈگری کے آگے عام طور پر کینٹب کا لفظ لکھا جاتا ہے جو کیمبرج کے لاطینی نام کینٹابریجیا کا مخفف ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی

یہ انگلستان کے شہر آکسفورڈ میں واقع ہے۔ یہ قدیم ترین یونیورسٹیوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس کا آغاز بارہویں صدی عیسوی میں ہوا۔ اقامتی کالجوں کے نظام کا آغاز 1264ء میں مرٹن کالج سے ہوا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے کالجوں کی تعداد 27 ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ آپ 1934ء سے 1938ء تک انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مقیم رہے۔ آپ جب آکسفورڈ میں پڑھتے تھے تو ان دنوں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب انگلستان میں زیر تعلیم تھے۔

برٹش میوزیم

لنڈن میں ادب، سائنس اور آرٹ کے نوادرات کا قومی عجائب گھر برٹش میوزیم 1759ء میں قائم کیا گیا۔ اس میں سر رابرٹ بروس کاٹن اور سر ہینس سلون کے کتب خانے موجود ہیں۔ ان کے علاوہ جارج دوم اور جارج سوم کے شاہی کتب خانے بھی ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران اس کے زیادہ تر نوادرات ویلز کی ایک کوئلے کی کان میں ذخیرہ کر دیئے گئے تھے۔ برٹش میوزیم لائبریری میں برطانیہ میں شائع ہونے والی ہر کتاب کے نسخے رکھے جاتے ہیں۔ اس وقت اس

باقی صفحہ 7 پر

اچھی صحت کے لئے پانی کی ضرورت اور افادیت

غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

زندگی اور صحت کو برقرار رکھنے کے لئے آکسیجن کے بعد سب سے ضروری چیز پانی ہے۔ تندرستی کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں پاک و صاف ہوا کی طرح خالص اور پاکیزہ پانی کی بھی ضرورت ہے۔ جس طرح غلیظ ہوا میں سانس لینے سے ہم بیمار پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح گندے اور کثیف پانی سے بھی ہماری صحت بگڑ جاتی ہے۔ معدے اور آنتوں کی مختلف بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بدہضمی ہو جاتی ہے۔ دست آنے لگتے ہیں۔ پیچش ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات پانی میں خطرناک اور مہلک وبائی امراض کے جراثیم کی آمیزش ہوتی ہے۔ کثیف پانی پینے سے انسان ٹائیفائڈ اور ہیضہ جیسے موذی امراض میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

خالص اور پاکیزہ پانی بقائے حیات کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ یہ ہماری غذا اور صحت کے لئے ضروری جزو ہے۔ یہ ہمارے جسم کی بناوٹ میں ستر فیصد کے قریب پایا جاتا ہے۔ پانی کا استعمال دوسری غذاؤں کے ساتھ اس لئے ضروری ہے کہ یہ غذا کو رقیق بنا کر ہضم کے قابل بناتا ہے اور اسے سیال شکل میں رکھتا ہے۔ یہ دوسرے غذائی اجزا کو باریک باریک رگوں میں پہنچاتا ہے یہ فضلات کو رقیق بنا کر بول و براز اور پسینے کے راستے خارج ہونے میں سہولت بخشتا ہے۔ اسی کی وجہ سے خون کا دوران قائم ہے۔ پانی کی تاثیر سرد تر ہے۔ یہ پیاس بجھاتا، بیہوشی۔ تھکاوٹ، ہچکی، قے اور قبض کو دور کرتا ہے۔ یرقان اور پیشاب کی جلن میں مفید ہے۔ جسم کے زہروں کو پیشاب اور پسینے کے راستے خارج کرتا ہے۔ خوراک کے ہضم کرنے میں مدد دیتا اور خون کو گاڑھا یا خراب ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔

پانی ہمیشہ صاف ستھرا اور میل کچیل سے پاک پینا چاہئے۔ کھانا کھانے کے دوران میں بہت کم مقدار میں پینا چاہئے۔ کھانے کے ایک دو گھنٹہ بعد کافی مقدار میں پی سکتے ہیں۔ صبح نہار منہ پانی پینا بے حد مفید ہے۔ طبیب اور ڈاکٹرز دونوں اس امر پر متفق ہیں کہ صبح خالی پیٹ پانی پینا کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ کھانے کے درمیان معمولی مقدار میں اور کھانا کھانے کے ایک دو گھنٹہ بعد کافی مقدار میں پانی پینا ہضم کے فعل کو قوی کرتا ہے اور اس طرح غذا کے طاقت بخش اجزاء جزو بدن ہو کر ہماری صحت کو برقرار رکھتے ہیں۔ کھانا کھانے سے پہلے اور فوراً بعد پانی پینے سے قوت ہاضمہ کمزور اور طاقت کم ہو جاتی ہے۔ جسم پھولنے لگتا ہے۔ البتہ کھانے کے دوران میں ایک ایک دو دو گھونٹ پانی پینے سے کھانا جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس میں بھی اعتدال لازمی ہے۔ گرمی کی وجہ سے بھوک نہ لگتی ہو تو کھانا کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے ٹھنڈا پانی پینے سے بھوک لگتی ہے۔

جن افراد کو اکثر و بیشتر قبض کی شکایت رہتی ہو۔ انہیں کھانے کے دوران میں دو دو تین گھونٹ پانی پیتے رہنا چاہئے۔ اور کھانے کے ایک گھنٹہ بعد خوب پانی پینا چاہئے اس کے علاوہ صبح خالی پیٹ ایک گلاس پانی پینا قبض کو بھی رفع کرتا ہے۔

پانی کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ یہ خون کو گاڑھا یا خشک ہونے سے بچاتا ہے چونکہ دل کی دھڑکن کے ساتھ خون ایک خاص مقدار میں جسم کی رگ رگ اور نس نس میں گردش کرتا ہے اس لئے ورزش اور گرمی سے گاڑھا ہوتا رہتا ہے اور اس میں جسم کے میل شامل ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے اسے گاڑھا ہونے سے بچانے اور میل صاف کرنے کے لئے اس میں پانی کی کافی مقدار شامل ہونی چاہئے۔ اس کے علاوہ پانی جسم کے اندر تمام غلاظتوں کو صاف کرتا ہے۔ ہم جو پانی پیتے ہیں وہ جسم کے زہریلے مادے جذب کر کے پیشاب اور پسینے کے راستے خارج کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر پانی نہ ہو یا اس کا استعمال بہت ہی کم کیا جائے تو یہ سب غلاظتیں جسم کے اندر ہی رہیں گی اور اس طرح ایک تندرست جسم بیمار ہو جائے گا۔

زخمی افراد کو ہمیشہ پیاس زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے جسم کا بہت سا خون نکل جانے کے باعث جسم کو ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی سیال چیز اندر پہنچے تاکہ خون آسانی سے دورہ کر سکے۔

بخار کی حالت میں بھی پیاس زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ بخار کی گرمی خون میں سے پانی کے بہت بڑے حصے کو بخارات کی صورت میں اڑا دیتی ہے۔ اسہال اور ہیضہ وغیرہ بھی ایسی بیماریاں ہیں جن میں خون کا سیال حصہ کافی مقدار میں خارج ہوتا ہے اور دوران خون قائم رکھنے کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی حالتوں میں اگر پانی میسر نہ آئے تو اکثر مریض اپنی بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ پانی کی کمی کے باعث جان دے دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں جسم سے بیماری کے زہر یا جراثیم کو باہر نکالنے کے لئے بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہیضے میں بڑی الائچی کے چھلکوں میں ابلا ہوا پانی مفید ہے۔

ہاضمہ درست رکھنے یا خون کی ضرورت پوری کرنے کے لئے جب جسم کو پانی کی طلب ہوتی ہے تو اس کا اظہار پیاس کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس لئے پیاس کو بہت دیر تک روکنا نقصان دہ ہے۔

کم پانی پینے سے قبض کی شکایت اکثر ہو جایا کرتی ہے۔ اگرچہ اس مرض کے اور بھی بہت سے اسباب ہیں۔ لیکن پانی کی کمی بھی اس کا خاص سبب ہے۔ یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے کہ پانی کا درجہ حرارت ہمارے جسم کے درجہ حرارت کے مطابق ہونا چاہئے۔ برف سے بہت سرد کیا ہوا یا چائے وغیرہ کی صورت میں یا سادہ پانی بہت گرم حالت میں صحت کے لئے مضر ہے۔ گرم پانی جلد اور اعصاب کو نقصان پہنچاتا ہے تو برف ہاضمے کی خرابی اور معدہ و جسم کی کمزوری کا باعث ہوتی ہے۔

صحت کو برقرار رکھنے کے لئے پانی پینے کا بھی ایک طریقہ ہے جسے بہت کم لوگ جانتے ہیں اور اگر جانتے بھی ہیں تو نظر انداز کر جاتے ہیں اور گلاس کو غٹاغٹ چڑھا جاتے ہیں۔ حالانکہ پیاس بجھانے کے لئے آہستہ آہستہ چھوٹے چھوٹے گھونٹوں میں گلاس ختم کرنا چاہئے۔ زیادہ پیاس محسوس ہوتی ہو تو برف کارآمد نہیں ہو سکتی۔ بلکہ برف کے پانی سے تو پیاس اور بھڑک اٹھتی ہے۔

خشکی کے غلبے کے باعث زیادہ پیاس محسوس ہو تو نیم گرم پانی سادہ یا ایک چمچ چینی ملا کر پینے سے تسکین حاصل ہوتی ہے۔ بیمار آدمی کو اکثر احباب پانی پلانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، حالانکہ بیمار خواہ کسی حالت میں ہو۔ اگر وہ پانی مانگے تو اسے ضرور پلانا چاہئے۔ پانی کی ایک یہ بھی خاصیت ہے کہ وہ گرم چیزوں کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اور چونکہ بخار کی حالت میں تمام اعضاء گرم ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں کسی حد تک خنکی پہنچانے کے لئے بار بار پانی پیتے رہنا مفید ہے۔ البتہ جن امراض میں پانی مضر ہو۔ ان میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

پینے کا پانی صاف ستھرا اور ملاوٹ اور جراثیم سے پاک پانی ہونا چاہئے۔ سڑا ہوا، بدذائقہ اور باسی پانی قطعاً نہیں پینا چاہئے۔ بے موسم بارش کا پانی درخت سے ڈھکے ہوئے کنوؤں کا پانی جس میں پتے گر کر سڑتے ہوں اور جوہڑوں کا پانی مضر صحت ہے۔

وبائی امراض کے دنوں میں پانی کو جوش دے کر صافی سے چھان کر برتنوں میں بھر لینا چاہئے اور پھر ٹھنڈا ہونے پر پینا چاہئے جوش دینے سے پانی میں موجود زیادہ تر جراثیم مر جاتے ہیں۔ گرم کھانے کے بعد، ترش اشیاء کے بعد کھیرا، خربوزہ ککڑی وغیرہ کے ساتھ یا بعد میں، سو کر اٹھنے کے فوراً بعد، ورزش اور محنت کے فوراً بعد دودھ اور چائے کے بعد یا جلاب ہو چکنے کے بعد پانی نقصان دہ ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمود احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 30 نومبر 2002ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ''محمود احمد'' نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رانا تصور احمد صاحب استاذ الجامعۃ الاحمدیہ کا پوتا اور مکرم طارق قدیر صاحب پائلٹ پی آئی اے راولپنڈی کا نواسہ ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

گمشدہ رسید بکس

دو عدد رسید بکس صدر انجمن احمدیہ 11815-1816 جن کی تمام رسیدیں 1 تا 100 غیر مستعملہ ہیں۔ جماعت احمدیہ ضلع گجرات سے گم ہو گئی ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو جائے تو نظارت مال آمد کو مطلع فرمائیں۔ نیز ان رسید بکوں پر کسی صاحب کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔

(ناظر مال آمد ربوہ)

درخواست دعا

مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن الفضل کے بڑے بھائی مکرم شریف احمد صاحب (ر) حوالدار دمہ اور ہارٹ اٹیک کے باعث گجرات میں میجر عزیز بھٹی شہید ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتی ہیں کہ ان کے منجھلے بیٹے چوہدری وسیم احمد صاحب آف ناروے و عزیزہ صدیقہ صاحبہ کو 21 نومبر 2002ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت فارس احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حنیف احمد باجوہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا نواسہ اور مکرم بشارت احمد نوید صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو اور مکرم ڈاکٹر چوہدری مظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گلاسگو کا بھتیجا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ماں باپ کیلئے قرۃ العین بنائے۔

ولادت

مکرم شیخ محمد وسیم صاحب (قدوس کریانہ اسٹور) آف دارالنصر غربی (منعم) تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے بیٹے مکرم شیخ عطاء القدوس صاحب آف جرمنی کو مورخہ 21 دسمبر 2002 پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام ''صائم سدید'' تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا محمد اشرف خان صاحب آف کامونکی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک، صالح، باعمر، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب مربی سلسلہ ضلع خیرپور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم معراج الدین صاحب چانڈیو و امۃ الرفیق صاحبہ آف قمر آباد سندھ کو مورخہ 29 دسمبر 2002ء بروز اتوار پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ الاعلیٰ عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالہادی صاحب چانڈیو آف قمر آباد کی نواسی اور مکرم عبدالوارث صاحب چانڈیو مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالح باعمر خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عمران احمد خان صاحب کارکن ماہنامہ انصار اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب سنوری علی پور ضلع مظفر گڑھ حال ٹاؤن شپ لاہور بقضائے الٰہی مورخہ 21 دسمبر 2002ء کو لاہور میں بعمر 82 سال وفات پا گئی ہیں۔ اگلے روز ان کا جنازہ مربی سلسلہ ٹاؤن شپ نے پڑھایا۔ اور ہانڈو گجر قبرستان میں تدفین ہوئی مرحومہ نے اپنے پیچھے 6 بیٹے 4 بیٹیاں اور ان کی کثیر اولاد چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا منظور احمد صاحب دارالنصر شرقی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ مکرمہ ستاراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبدالغفور صاحب مرحوم آف چک نمبر 2/T.D.A تحصیل و ضلع خوشاب مورخہ 2 دسمبر 2002ء کو بعمر 85 سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز بیت المہدی میں مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے بعد از ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے اپنی یادگار چار لڑکے اور دو لڑکیاں اور ان کی اولاد چھوڑی ہے۔ احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکی طیاروں کی خلیج روانگی امریکہ کی جانب سے عراق کے خلاف ممکنہ جنگ کیلئے بمبار طیاروں کی خلیج روانگی تیزی سے شروع ہے۔ کویت میں اتحادی افواج کا اجتماع کیا جا رہا ہے۔ برطانیہ نے امریکہ پر زور دیا ہے کہ ابھی تک عراق پر حملے کا جواز نہیں ملا۔ اس معاملہ میں برطانوی حکمران پارٹی میں بغاوت کا خطرہ ہے۔ ایک برطانوی عہدیدار نے کہا کہ موسم کی وجہ سے عراق کے خلاف جنگ انتہائی پیچیدہ اور مشکل ہوگی۔ حملہ آنے والے موسم خزاں میں کیا جائے۔ امریکہ جنوبی ڈکوٹا کے ائیر بیس سے مزید بمبار طیارے عراق روانہ کرے گا۔ ایف 16 کے علاوہ جاسوس، نگران اور امدادی طیارے بھی خلیج بھیجے جا رہے ہیں امریکہ کے 60 ہزار فوجی خلیج پہنچ چکے ہیں۔ 25 ہزار مزید آ رہے ہیں۔ آسٹریلیا میں بھی فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ خلیج میں امریکی افواج کے کمانڈر جنرل ٹامی فرینکس صدر بش اور دوسرے اعلیٰ حکام سے مشورہ کیلئے واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔

عراق پر ممکنہ حملہ کی تفصیلات بی بی سی نے عراق پر امریکہ کے ممکنہ حملہ کے سلسلہ میں نقشے اور دستاویزات جاری کر دی ہیں انٹرنیٹ پر بی بی سی کی جاری کردہ تفصیلات کے مطابق جنگ کے دوران قطر میں موجود امریکی اڈا کمانڈ اینڈ کنٹرول کا کردار ادا کرے گا۔ کویت کے عارف جان کیمپ سے زمینی حملہ ہوگا۔ فضائی حملے کیلئے ترکی، اومان، متحدہ عرب امارات کے اڈے استعمال ہونگے۔ سعودیہ سے پیٹریاٹ بیٹریاں، سکڈ میزائل روکیں گے۔ امریکہ نے بمبار طیارے بحر ہند اور برطانیہ نے ڈیگو گارشیا میں تعینات کر رکھے ہیں۔

سعودی عرب میں جنادریہ جشن سعودی ولی عہد عبداللہ بن عبدالعزیز نے شاہ بحرین کے ہمراہ جنادریہ کے عظیم ثقافتی جشن کا افتتاح 8 جنوری کو کیا۔ جشن ہر سال منایا جاتا ہے۔ یہ جگہ سعودی دارالحکومت ریاض سے 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہ جشن سعودی عرب کا قومی ثقافتی میلہ ہے۔ اس کا افتتاح خود بادشاہ کرتا ہے اور اس کے ہمراہ متعدد سربراہان مملکت اور نامور مہمان ہوتے ہیں۔ اس بار افتتاح ولی عہد امیر عبداللہ نے شاہ فہد کی نمائندگی کرتے ہوئے کیا۔ اور بحرین کے شاہ حمد بن خلیفہ مہمان خصوصی تھے۔ اس تقریب میں متعدد شہزادے اور وزراء بھی شریک تھے۔ اس میلے کا اہم آئیٹم اونٹوں کی دوڑ ہے اس جشن کا انتظام و انصرام سعودی افواج کے ذمہ ہے۔

صدام کو ہٹانے کا حق چین نے کہا ہے کہ صدام حسین کو ہٹانے کا امریکہ کو کوئی حق حاصل نہیں۔ ترکی نے امریکہ کو فضائی حدود استعمال کرنے کی اطلاعات جھوٹی قرار دے دی ہیں۔

صدام حسین کو پناہ کی پیشکش نہیں کی روس نے کہا ہے کہ اس نے عراقی صدر صدام حسین کو اقتدار چھوڑنے کے بدلے سیاسی پناہ دینے کی پیشکش نہیں کی اور نہ ہی عراقی صدر کو اقتدار سے ہٹانے کی روس کوشش کر رہا ہے۔

ایٹمی ہتھیاروں سے متعلق معلومات فرانس نے کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ عراق کے خلاف ایٹمی ہتھیاروں سے متعلق معلومات فراہم کریں۔ بغیر ثبوت عراق کے خلاف کارروائی بین الاقوامی ضابطوں کی خلاف ورزی ہے۔ عراق نے کہا ہے کہ اسلحہ انسپکٹر اپنے مینڈیٹ سے تجاوز کر رہے ہیں۔ کویتی سفیر کا کہنا ہے کہ عراق دہشت گردوں کی سرپرستی کر رہا ہے۔

بقیہ صفحہ 6

میں کئی لاکھ کتابیں موجود ہیں۔

برٹش کونسل

برطانیہ کا نیم سرکاری ادارہ ہے۔ جس کا افتتاح 1935ء میں ہوا۔ اس کے قیام کا مقصد برطانیہ اور دوسرے ممالک کے درمیان سیاسی، تجارتی اور ثقافتی تعلقات کو فروغ دینا ہے۔ پاکستان میں بھی اس کے دفاتر موجود ہیں۔

لنڈن گزٹ

یہ برطانیہ کا سہ روزہ سرکاری گزٹ ہے جس کی پہلی اشاعت 1666ء میں عمل میں آئی۔ اس میں تقرریوں، اعزازات اشتہارات اور عدالتی کارروائیوں کی خبریں شائع کی جاتی ہیں۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
قند شفاء:۔ نزلہ زکام اور خراش گلو کے لئے جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر حسب سعال:
کھانسی خشک و تر کے لئے چوسنے کی گولیاں
شربت شرفہ:۔ کھانسی اور امراض سینہ کے لئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	11 جنوری	زوال آفتاب	12-16
ہفتہ	11 جنوری	غروب آفتاب	5-24
اتوار	12 جنوری	طلوع فجر	5-41
اتوار	12 جنوری	طلوع آفتاب	7:07

ضمنی الیکشن والے حلقوں میں ترقیاتی کاموں پر پابندی

چیف الیکشن کمشنر نے فوری طور پر 15 جنوری تک ان حلقوں میں ترقیاتی کاموں کے افتتاح پر پابندی عائد کر دی ہے جہاں ضمنی انتخابات ہو رہے ہیں ساتھ ہی وفاقی وصوبائی حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کریں اور الیکشن کمیشن سے ذمہ داریوں کی انجام دہی میں تعاون کریں۔ جاری ہونے والے بیان کے مطابق انہوں نے 15 جنوری کو ملک کے 10 قومی اور 20 صوبائی اسمبلیوں کے حلقوں میں ہونے والے ضمنی انتخابات کے شفاف٬ غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انداز میں انعقاد کیلئے ہدایات جاری کی ہیں۔ اعلان میں یہ کہا گیا ہے کہ آئین پاکستان 1973ء کے آرٹیکل 220 کے تحت یہ تمام ایگزیکٹو اتھارٹیز کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ الیکشن کمیشن کو اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں مدد دیں۔

بری٬ بحری اور فضائی سرحدیں ناقابل تسخیر بنا دی ہیں

صدر مملکت جنرل مشرف نے نیول ہیڈ کوارٹرز کا دورہ کیا جہاں انہیں بحیرہ عرب اور اس سے منسلک پانیوں میں سلامتی کی صورتحال اور پاکستان بحریہ کے کردار اور ضروریات کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ بحریہ کے سربراہ ایڈمرل شاہد کریم اللہ اور ڈپٹی چیف آف نیول سٹاف بھی اس موقع پر موجود تھے۔ صدر مملکت جنرل مشرف نے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی بری٬ بحری اور فضائی سرحدیں ناقابل تسخیر بنا دی گئی ہیں۔ اور طاقت کا توازن برقرار رکھ کر پاکستان خطہ میں پائیدار امن کیلئے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا پاک بحریہ کا کردار نہایت اہم نوعیت کا ہے۔ بحریہ کے افسروں اور جوانوں کی لگن٬ محنت اور مورال لائق تحسین ہے۔ محدود وسائل کے باوجود مسلح افواج کیلئے جدید ہتھیاروں اور ساز وسامان کی خریداری٬ انہیں بہتر اور جدید بنانے اور ملکی سطح پر ہتھیاروں کی تیاری کیلئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

کراچی میں آپریشن 10 گرفتار

امریکی تحقیقاتی ادارے ایف بی آئی نے کراچی میں پولیس٬ رینجرز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ہمراہ آپریشن کر کے 3 القاعدہ ارکان سمیت 10۔افراد کو گرفتار کر لیا ہے جبکہ ایک القاعدہ کارکن زخمی حالت میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ چھاپے کے دوران مشتبہ افراد نے دستی بم پھینکے۔ گلشن معمار اور پہلوان گوٹھ میں 2`2۔افراد گرفتار ہوئے۔

سپریم کورٹ کی وفاق سے جواب طلبی

سپریم کورٹ آف پاکستان نے لیگل فریم ورک آرڈر کی آئینی حیثیت سے متعلق وفاق سے جواب طلب کر لیا ہے۔ چیف جسٹس شیخ ریاض احمد٬ جسٹس منیر اے شیخ٬ جسٹس ناظم صدیقی٬ جسٹس افتخار چوہدری اور جسٹس قاضی محمد فاروق پر مشتمل بنچ نے سابق وفاقی وزیر جاوید جبار کی ترمیم شدہ آئینی درخواست پر اٹارنی جنرل کو ہدایت کی ہے کہ وفاق کے مؤقف پر مبنی جواب عدالت میں داخل کریں۔

عالمی ضابطوں کی پاسداری پر سختی سے عمل پیرا ہیں

صدر مملکت نے شمالی کوریا پر واضح کیا ہے کہ پاکستان حساس ٹیکنالوجی کے حوالے سے عالمی ضابطوں اور معاہدوں کی پاسداری کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ شمالی کوریا کے نئے سفیر سے ملاقات کے دوران انہوں نے کہا کہ کوریا سے مستحکم اقتصادی و تجارتی تعلقات کے خواہاں ہیں۔

ایک ہفتہ میں پی آئی اے کی 278 پروازیں متاثر

دھند کے باعث سب سے زیادہ متاثر پی آئی اے ہوا جس کی ایک ہفتہ کے اندر 278 پروازیں متاثر ہوئیں جن میں موسم کی خرابی کے باعث زیادہ تر ڈومیسٹک پروازیں منسوخ کرنی پڑیں جس سے پی آئی اے کو ایک ہفتہ کے دوران کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ لاہور ائیر پورٹ پر 26 فلائٹس منسوخ ہوئیں اور 15 روٹس تبدیل کئے گئے۔

کنٹرول لائن کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا

امریکہ نے پاکستان اور بھارت کے مابین کشیدگی کے حوالے سے واضح کیا ہے کہ کشمیر کی لائن آف کنٹرول کی حیثیت کو کوئی بھی فریق یکطرفہ طور پر طاقت کے زور پر تبدیل نہیں کر سکتا اور بھارت اس وقت تک عالمی سطح پر اپنا بھرپور کردار ادا نہیں کر سکتا جب تک وہ پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر نہیں کر لیتا۔ یہ بات امریکہ کی وزارت خارجہ کے نمائندے رچرڈ ہاس نے بھارت کے دورے کے موقع پر ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

امریکہ پاک بھارت سربراہ ملاقات کیلئے سرگرم

امریکہ عراق پر حملے سے قبل پاک بھارت کشیدگی ختم کرانے اور دونوں ممالک کے وزرائے اعظم کے درمیان ملاقات کیلئے سرگرم ہو گیا۔ پاکستان میں تعینات امریکی سفیر نینسی پاول کو وزیر اعظم جمالی سے کنفرمیشن حاصل کرنے کا ٹاسک دے دیا گیا۔ امریکی سفیر کی وزیر اعظم سے جلد ملاقات متوقع ہے۔ وہ وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری کے ساتھ ابتدائی بات چیت مکمل کر چکی ہیں۔

حکومت پانچ سال پورے کرے گی

وزیر داخلہ مخدوم فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ عوام کی حمایت اور جمہوری اداروں کو مستحکم کر کے یہ حکومت اپنے پانچ سال پورے کرے گی۔ پٹیریاٹ کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ حکومت پر تنقید کرنے والے ہماری 2 ماہ کی کارکردگی دیکھ لیں۔ عوام کو مزید ریلیف دی جائے گی۔ وہ چنیوٹ اور بھوانہ میں جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔

پاکستان کی تیاری نے دشمن کی غلط فہمی دور کر دی

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستانی مسلح افواج ہر محاذ پر دشمن کو منہ توڑ جواب دینے اور مادر وطن کا دفاع کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ بھارت کی جانب سے حالیہ کشیدگی٬ سرحدی اجتماع اور دھمکیوں کے جواب میں پاکستان کی تیاری اور جواب نے دشمن کی تمام غلط فہمیاں دور کر دی ہیں۔

پاکستان سے مذاکرات ہی مسائل کا حل ہیں

جاپان اور امریکہ نے بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کرے اور پاکستان کے ساتھ تمام تصفیہ طلب امور پر مذاکرات دوبارہ شروع کرے۔ کیونکہ پاکستان سے مذاکرات ہی مسائل کا حل ہیں۔ مذاکرات نہ کرنے کے بارے میں بھارتی رویہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ مضبوط اور مستقل تعلقات کیلئے کوئی ٹھوس بنیاد فراہم نہیں کرتا۔ پاکستان کی جمہوری حکومت سے بات چیت شروع کی جائے۔ پاکستان ہمیشہ مذاکرات کی پیشکش کرتا رہا ہے۔ بھارت مسلسل انکاری ہے بھارت کو اپنا رویہ بدلنا چاہئے جاپانی وزیر خارجہ نے ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے بھی دباؤ ڈالا۔

جنوبی پنجاب کی پسماندگی دور کرینگے

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے پنجاب میں روزگار کی فراہمی اور ترقیاتی منصوبوں کا آغاز جنوبی پنجاب سے کیا جائے گا۔ انہوں نے ضلع رحیم یار خان کیلئے ایک ارب روپے کے پیکج کا اعلان کیا اور کہا کہ ایک ارب سے ضلع رحیم یار خان میں سوئی گیس٬ پینے کے صاف پانی کی فراہمی٬ کھیت سے مارکیٹ تک سڑکوں کی تعمیر٬ بوائز اور گرلز تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ وطن کی خشک مٹی دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔ ہریالی کے لئے کھیتوں میں ٹیل تک پانی پہنچایا جائے گا۔ وعدہ بھولنے والے حکمرانوں میں سے نہیں ہیں۔ جنوبی پنجاب کی پسماندگی کو دور کرینگے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد چچہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع رحیم یار خان، لودھراں اور ملتان میں بھیج رہا ہے۔

1۔توسیع اشاعت الفضل۔
2۔وصولی چندہ الفضل وبقایا جات۔
3۔ترغیب برائے اشتہارات۔

براہ کرم تمام دوست احباب بھر پور تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کپڑے کی نئی دکان
Fix Price
اقصیٰ فیبرکس

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

Al Rehman Electronics Workshop.
Deals in all kind of Electronics and Repairs Specialist in Digital Receivers.
110.Basement. C.Blok Bank Squire Model Town Lahore.
0300-9427487

الفضل اسٹیٹ ایڈوائزرز لاہور
الحمراء ٹاؤن۔ آرکیٹیکٹ سوسائٹی اور لاہور کی دیگر سکیموں میں پلاٹ کی خرید وفروخت کیلئے رجوع کریں۔
فون نمبرز: 042-5183822
042-5182263

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروانے کیلئے رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
گولبازار ربوہ فون 212758

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29